

نوجوانوں میں سرمایہ کاری، پاکستان کے روشن مستقبل کی ضمانت

کسی بھی قوم کی ترقی کا راز
 اس کے نوجوانوں کی صلاحیتوں، تعلیم، ہنر
 و کردار میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ دنیا کی وہ
 جہاں حکومت نے اپنے نوجوانوں پر سرمایہ
 کاری کی بجائے معاشی، سائنسی اور سماجی ترقی
 کی مثال بن چکی ہیں۔ پاکستان بھی ان خوش
 سانس، سابر سکوری اور جدید افکار پر مشتمل
 کلبوں کی شے ہے۔ اسی ضرورت کو محسوس
 کرتے ہوئے پتہ لگاؤ اور ڈیپنٹ پروگرام
 کے لیے 9.9 ارب روپے مختص کیے ہیں
 تاکہ نوجوانوں کو جدید تقاضوں کے مطابق

محمود خان

[illegible][illegible]

مہنگائی کا ٹیکہ روز لگے گا

مارے حکمرانوں نے اس کو فاسد حال پر نکالا
 ہے۔ عام آدمی روزانہ کی بنیاد پر قربانی دینے
 کے لئے تیار ہو جائے۔
 خنجر چلے گی تیرے ہی ہم امیر
 مارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

مارے سے شروع کرنا پڑ جائے۔
 ویسے شنیدہ یہ بھی ہے کہ کشیدگی کے خاتمے پر
 حکومت اس کا لے سونے کو اپنی اوقات پر واپس
 لے آئے گی، کیونکہ روزانہ کی بنیاد پر ہر ملک کی تو
 کی جاسکتی ہے، مگر روزانہ کی بنیاد پر پستانہ کر
 کے عوام کو فائدہ پہنچانا ممکن نہیں ہے۔



ایشن نے اس کی جو تکوین کا قائل تھا کہ قرآن کے
مصر کر دیا ہے۔ انہوں نے فوری طور پر یہ
فیصلہ دیا کہ اے علیؑ! کیا تیرے باپ کا یہ بے
نیروی صورت ہی کسی شخص سے بڑا نہیں
دھمکی ہے۔ میں نے بھی یہ مطلب ایک کتاب
کو حکومت کو پیش کر دیا ہے کہ وہ روزانہ
ایک بار یہ عوام پر پھیل دیا کرتے ہیں۔ اس
یونان کے کچھ پڑھنے والے کہتے ہیں کہ
میں نے اس کی سچیز میں جتنی تعان حاصل
صاحب نے کوئی فیصلہ ان کی مشاورت
سے کر کے نہ خرید کر ہے ہوئے حکومت کو
ملے میری عمر میں 15000 روپے کا پاپا
کی ہر چیز تھیں اسے آکا کیا ہے
اب وہ دھڑ دھڑاتے اس کی نکل نکلے

امید ہی حوصلہ ہے

خصیات ابتدائی ناکامیوں کے باوجود ثابت کے ساتھ آگے بڑھتا رہا ہے۔
 ہمدنی سے آگے بڑھتی رہیں۔ اگر وہ مایوس ہو رسول اللہؐ کی مبارک زندگی امید، ثابت
 رہے تو شاید دنیا ان کے کارناموں سے محروم قدیم اور حوصلے کا بہترین نمونہ ہو۔ مگر کمر

[illegible]

حکومت پاکستان کے گہرا
گرم تازہ بہ تازہ فیصلے کے مطابق اب پُر وہیم
ممنوعات کی قیمت روزانہ کی بنیاد پر طے
کئے جائیں گی۔ جو تینویں اپریل ماہانہ ہوا کرے گی،
پھر پندرہ روز پر ہونا شروع ہوئے گی، پھر ہفت
روزہ کی بنیاد پر ہونے لگی، وہی تینویں اپریل
روزانہ کی بنیاد پر ہوا کرے گی۔ یعنی جیلے جو
کلوار پتے بعد چلا کرے گی، اور گہرا کھانکھانیا
کرے گی، اس کو امریکی جگہ روزانہ کی بنیاد
پر پختہ کرے گی۔ جیسے وہ امریکی کے کئی
کے، کر ڈھک تو پورا کرے گا احساس کی
مثبت کم ہو جائے۔

[illegible]

انسانی زندگی آزمائشوں، امیدوں، کامیابیوں اور کامیابی کا مجموعہ ہے۔ ہر انسان کی زندگی میں ایسی کئی حالتیں ضرور آتی ہیں جن سے راستے دکھائی نہیں دیتے اور منزل اور بہت دور محسوس ہوتی ہے۔ ایسی مواقع بھی ہوتے ہیں کہ قوت انسان کو ٹوٹنے سے پہنچی ہے، یا وہی سے کٹا ہے اور دوبارہ اُگے بار بڑھنے کا حوصلہ ملتی ہے، دوبارہ اُگے بار بڑھنے کا حوصلہ نہیں ملتا بلکہ ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے جو انسان کو بے بسی اور کمزوری کا شکار کر دیتی ہے۔ جب یہ حالتیں رونے اور غم کے لیے ضرور ملتی ہیں تو وہ درحقیقت انسان کی زندگی کا ایک اہم جز ہیں۔ ان کی طرف سے ہر انسان کو زندگی کی حقیقت کی طرف سے توجہ دینا چاہیے۔

امید کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ انسان حقیت سے آنکھیں بند کر لے یا بغیر محنت کے روشن مستقبل کے خواب دیکھتا رہے۔ حقیقی امید وہ ہے جو انسان کو حالات کو سمجھنے، ان کا مقابلہ کرنے اور بہتر کل کے لیے مسلسل جدوجہد کرنے کا حوصلہ دے۔ ایسے لوگ مسائل کو رکاوٹ نہیں بلکہ کھینچے اور آگے بڑھنے کا موقع بناتے ہیں۔ وہ ناکامی کو انجام نہیں بلکہ کامیابی کی طرف اشارہ سمجھتے ہیں۔

کرتے ہیں۔ اس کے برعکس مابوی اہستہ آہستہ اپنی ساری باتیں دے کر عجب جھگڑا کرتے ہیں۔ اہستہ آسان سے سوچتے، فیصلہ کرنے اور عمل کرنے کی صلاحیت بھی چھین لیتی ہے۔

انسانی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ دنیا کی بڑی کامیابیاں انہی لوگوں نے حاصل کیں جنہوں نے مشکل ترین حالات میں بھی امید کا دامن نہیں چھوڑا۔ بے شمار سائنس دان، موجد، ادیب، رہنما، حکماء اور کاروباری

روزنامہ
Daily
BALUCHISTAN Observer
Quetta
بلوچستان آئینہ روز

پبلشر نثار احمد نے انگریز پر تنگ پرپس مرید پھانک بل مقابل سیانی و بلشیر ترسیاب روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر دفتر روزنامہ بلوچستان از روئفٹ 2# پیوڈرسل کپلیکس سینڈ روڈ فزیر ii جناح روڈ کوئٹہ سے شائع کیا

کوئٹہ نمبر 03312634009 - اسلام آباد پیوڈر جف 03335190142

پاکستان اور چینی کمپنیوں کے مابین فارماسیوٹیکلز معاہدے

وزیراعظم محمد شہباز شریف نے کہا ہے کہ فیملڈ مارشل سید عامر منبر کی انتھک کوششوں اور خطے میں امن کیلئے کردار کو تاراج میں یاد رکھا جائے گا، پاکستان اور چینی کمپنیوں کے مابین فارماسیو ٹیکٹر کے شعبے میں 44 کروڑ ڈالر سے زائد مالیت کے 9 معاہدے قابل تحسین ہیں، دونوں ممالک کی نجی کمپنیوں کے مابین اشتراک سے پاکستان میں فارماسیو ٹیکٹر کے شعبوں کو ترقی ملے گی، چین پاکستان کا سب سے قابل اعتماد اور آزمودہ دوست اور اس کی معاشی و ترقیاتی ترقی دیکھنا کیلئے ایک مثال ہے، چینی شہریوں کی سلامتی کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جائیگا۔ یہ معاہدے عملی شکل اختیار کریں گے۔

پرنسپل گھڑی میں چین نے پاکستان کا ساتھ دیا ہے اور پاکستان کی اقتصادی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے، چینی صدر شی جن پنگ و وزیری لیڈر ہیں جنہوں نے چینی معاشرے اور معیشت کو مکمل طور پر بدل دیا ہے۔ انہوں نے چینی ترقی کو بے مثال قرار دیتے ہوئے کہا کہ چین نے نہ صرف معاشی بلکہ ترقیاتی ترقی کے میدان میں بھی اپنا ہوا ستویا کیا ہے۔ فارماسیو ٹیکٹر کی ترقی اور سرمایہ کاری کیلئے براہ موقع ہے، دونوں ممالک کے سرمایہ کاروں کے مابین مینیوچرنگ، ویکسین کی تیاری اور ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ کے شعبوں میں اشتراک سے فارماسیو ٹیکٹر کے تمام شعبوں میں ترقی ہوگی۔ وزیراعظم نے خطے میں حالیہ بحران کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس بحران نے دنیا بھر کیلئے بڑے مسائل پیدا کر دیے ہیں، پاکستان نے امریکہ اور ایران کے مابین ناخوشی میں اہم کردار ادا کیا جس کیلئے چین سمیت دوست و برادر ممالک نے بھرپور تعاون کیا، صدر شی جن پنگ نے بہت خلوص سے ان کوششوں کی بھرپور حمایت کی۔ امریکہ اور ایران کے مابین طے ہونے والی اسلام آباد معاہدہ بھی یادداشت میں پاکستان ثالث ہے۔ پاک چین دوستی ہماری بلند، شہد سے پیٹھی اور فولاد سے زیادہ مضبوط ہے۔ وزیراعظم نے چین سے 300 فوڈ کی فارماسیو ٹیکٹر کالفرنس میں شرکت کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں چینی شہریوں کی سلامتی ہمارے لئے سب سے اہم ہے، اس سلسلے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جائے گا، چینی شہری ہمارے سہماں ہیں، ان کی خوشی ہماری خوشی ہے۔ بزنس کالفرنس کا انعقاد وزیراعظم محمد شہباز شریف کا دؤن ہے، وزیراعظم کی رہنمائی سے فارماسیو ٹیکٹر صنعت کو عالمی سطح پر نمایاں کرنے کا منصوبہ پیش کیا، وزیراعظم ایک عملی شخصیت، کام کر کے دکھانے والے رہنما کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔ وزیراعظم کی رہنمائی اور قیادت کی بدولت ہم سب ایک ٹیم کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ پاکستانی سفیر نے فارماسیو ٹیکٹر انڈسٹری کے مختلف شعبوں پر توجہ دینے کے بارے میں ہماری رہنمائی کی۔ پاکستان اور چین کے درمیان مختلف شعبوں میں باہمی تعاون کے امکانات موجود ہیں۔

بلوچستان آن لائن نیوز

منظر نامہ

اچھا، لیکن برائی کو برائی سمجھنا بھی نہ
ہو۔ ویسے اس لیے خاموش رہنا ہر وقت
مشق نہیں ہوتا، بعض اوقات خاموشی
اس کی کوئی بڑی بات قرار دیا جاتی ہے۔

یہ سب باتیں ہمیں کلامِ اصلاح کا کام
لوٹی کا کام دینا ہے، نہ یہ شہرت حاصل کرنے
کا ذریعہ ہے اور نہ ہی اس کا مقصد لوگوں
سے دوسل کرنا ہے۔ اگر میری کوئی تحریر
اور لوگ پڑھیں تو مجھے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے،
میں صرف ایک شخص اللہ کی پوری زندگی
بے شبہت نبی علی آجائے تو مجھے یہ میرے
لیکھنے کا مقصد ہے۔ کیونکہ مجھے کبھی
جملہ ایک عجیبیت، ایک کام یا ایک
فکر کسی انسان کی پوری زندگی بدل دیتی

ہے اسے متعلق مضبوط کریں، سفت رسول کو
اپنی زندگی کا حصہ بنائیں، درود پاک کی
تکثیر کریں، نمازوں کی پابندی کریں اور
اپنے گھر میں دن رات دعائی پیداکریں۔
یہی دوسرے ہے جو میری دعا بھی رسول کو
سے اور آخرت بھی۔ اچھا ہے کچھ بھی کہے،
لوگ تریف کریں یا تنقید، ہمارے کام پڑھیں
یا بغیر پڑھیں بے خوف کریں، ہمیں اس لیے مقصد
نہیں ہے اپنے بھانجا چاہے،
میں جیسے جیسے معاشرہ، ماحول، مشن اسلام کی
خدمت، فخر ان دوست کی دعوت، علماء کرام،
صوفیائے کرام اور اہل ان کے کرام کی تعلیمات کو
کام کرنا اور ان کو جوان نسل کے ایمان و کردار کی
حفاظت کرنا ہے۔



کچھ اور جہتوں میں کہ لوگ سنتیں نہیں، عمل نہیں کرتے انہیں تنقید کرتے ہیں۔ پھر ہم اپنی ذمہ داری سے متبردار ہو جائیں گے۔ اہل حق کا یہاں پر ہمیشہ آزمائشوں سے بھرا رہا ہے۔ لیکن یہاں نے حالات کے سامنے ہتھیار نہیں اٹھائے۔ اس لیے معاشرے میں فحش بڑھ رہی ہے، زنا بڑھ رہا ہے، بے پردہی، والدین کی نفرت، فرامی عام ہو رہی ہے، جھوٹ، دھوکا، سود، رشوت، بے حیائی، غشیات اور بے دینی جو ان لوگوں کی لپیٹ میں ہے رہی ہے۔

یہ وقت میں اگر ہم قلم بھی چھوڑ دیں، یا بھی بند کر دیں اور اصلاح میں کی کوشش بھی نہ کریں تو پھر آنے والی اصلاح میں بھی خلاف کلام ہو جائے گا۔ میں اپنے تمام اہل علم، کرام، خطباء، علماء اور طلبہ اور جوانوں سے کہیں گزارش کروں کہ طلبہ اور جوانوں کے ساتھ ساتھ قرآن مجید میں کلمات کہنا نہ چھوڑیں قرآن مجید

سے، قرآن مجید سے، علماء کرام سے، صوفیائے کرام سے اور اولیائے کرام کی تعلیمات سے دور کیا جا رہا ہے۔ سوشل میڈیا، بے راہ روی، فحاشی، بے حیائی اور مختلف فکری حملوں کے ذریعے نئی نسل کے عقائد اور کردار کو کمزور کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔

ہے ایک ایسی جگہ ہے جس میں گویاں نہیں
چل رہی ہیں، نظر فطرت بدلے جا رہے
ہیں۔ ایمان کرور کیا جا رہا ہے، دینی غیرت
خوشی کی جاری ہے اور نوجوانوں کے ذہنوں
میں یہ بات بٹھانی جا رہی ہے کہ نہ صرف
مسیحیت محدود ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ
اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اگر ایسے
حالات میں علماء کرام خاموش ہو جائیں،
ان کا قلم خاموش ہو جائیگا خبطاء! خاموش
ہو جائیں اور لوگ خاموش ہو جائیں جو
حق اور باطل میں فرق جانتے ہیں، تو پھر
آنے والی لسوں کی رہنمائی کون کرے گا؟
معاشرے کو کچھ راستہ کون دکھائے گا؟ یہی
وجہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس دور میں
خاموش رہنا کبھی صورت مناسب نہیں۔
ہمیں ہر حال میں خیر کی دعوت دینی ہے،
برائی سے روکنا ہے، امر کو، نہی کو،
پاؤں سے اور اسلامی اُمت کو کرام خدا کے
کاروں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت،
رسول اکرمؐ کی محبت، صحابہؓ کے رضوان اللہ
علیہم اجمعین، اہل بیت اطہارؑ والیائے کرام
اور حوفاۓ کرام کی محبت پیدا کرنا بھی
ہماری ذمہ داری ہے۔

آج ہمیں اپنے آپ سے یہ سوال ضرور کرے گا جیسے کہ اگر ہم جن بات جانتے ہوئے بھی خاموش رہیں گے تو انے والی نسلوں کو کون رہنمائی دے گا؟ اگر علما کو امام، اعلیٰ قلم، استاذ، خطباء، والدین اور معاشرے کے باشندے اپنی ذمہ داری ادا نہیں کریں گے تو پھر برائی کو روکنے والا کون ہوگا؟ قرآن کریم میں یہ حکم بھی کیا ہے اور برائی سے روکنے کی تعلیم دیتا ہے۔ رسول اکرمؐ نے بھی اسی کو اپنی زندگی کا اصول قرار دیا۔

مطالعہ برائی کو روکنے کی کوشش کرے کہ اگر ہاتھ سے نہ روک سکو تو زبان سے روکے، اگر اگر زبان سے نہ روک سکو تو دل میں اسے

جرم ہے



اعمال کا جواب بھی دینے یا انکار آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ مسجد و مدارس سے تعلق رکھنے والوں کے پیچ سلمان ضرور ہوتے ہیں، لیکن بہت سے دارالجمہ اور مدرسہ گروہی نے غبارے آسٹریٹس ہوتے۔ اس طرح ہم نے بہت سی سیاسی اور مذہبی شخصیتوں کے ذمہ داران کو دیکھا، گھر میں محتفل میلاد سنانے والوں کو، انجیل قرآن خوانی اور دینی جماعت کا انتظام کرنے والوں کو، جہاں جہاں اوقات کو لوگوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ لیکن کیا انہوں نے اپنا کام چھوڑ دیا؟ کیا انہوں نے محتفل سنانا چھوڑ دیں؟ کیا انہوں نے قرآن خوانی دین کی خدمت ترک کر دی؟ ہرگز نہیں۔ ہر شخص اپنے مقصد کے ساتھ کھڑا ہے۔ اس طرح دارالجمہ کا کام لوگوں کی اصلاح کرنا، انہیں دین کی طرف لانا، دوسروں کی طرف ترغیب و تہذیب، قرآن مجید کی تلاوت کی طرف راغب کرنا، نمازوں کی پابندی کا شعور بیدار کرنا اور اسلامی تعلیمات کو عام کرنا ہے۔ امارا کام یہ نہیں کہ ہم ترازو دھار کر لوگوں کے اعمال کا نکتہ کرتے پھریں۔ لیکن اگر ہم کرنا چاہیں تو کوئی کون بھی جتنا اللہ تعالیٰ کے احکامات پھیل کرے گا، جس کی زندگی میں آتی ہی برکت، سکون اور کامیابی آتی گی۔ میں اکثر یہ بات کرتا ہوں کہ دشمنوں کی جانب سے ہمارے نوجوانوں کو سولو پائیزن دیا جا رہا ہے۔ انہیں آہستہ آہستہ ہندو اسلام

م نہیں، خاموش رہیں

ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔
بننے کا کام صرف حق پہنچانا اور اپنی ذمہ
داری ادا کرنا ہے۔ اگر ہم برائی کو اپنی
آنکھوں سے دیکھیں اور غامض میں ہیں تو میں
سمجھتا ہوں کہ اس جرم میں ہم بھی برابر کے
شریک ہیں۔ اس لیے حق کو کہنا چاہیے،
غلط کو غلط کہنا چاہیے، اور اپنے اندر ذاتی ہمت
اور استقامت پیدا کرنی چاہیے کہ کسی
ملات کرنے والے کی ملات سے خود کو
موت بخیر نہ جانے دے سکیں۔

اگر کوئی ہماری بات پر عمل نہیں کرتا تو اس کی
اپنی مرضی ہے، لیکن حق اور سچ کھنے والے،
موظ و نصیحت کرنے والے لوگوں کو قرآن و
سنت کی دعوت دینے والے قیمت تک
اپنا کام ترک نہیں گئے۔ اگر کچھ لوگ
قرآن مجید، سنہ رسولؐ اور احادیث
مبارکہ پر عمل کرنے کے لیے تیار نہیں تو
اس سے حق کی حیثیت ختم نہیں ہو جاتی۔
حق ہمیشہ حق رہے گا، چاہے اسے
ماننے والے کس ہوں یا زیادہ۔

حق کو کہنا کسی آسان نہیں رہا۔ حق کہنے
پر بعض اوقات دو تین ختم ہو جاتی ہیں
تعلقات ٹوٹ جاتے ہیں، انسان کو کھینے
سے لڑنے پڑنے، بیڑی اوڑھیں بڑھانے اور
پڑنے پر نہیں، بھٹکوں اور آواز نکالنے سے گرا
پڑنے، لیکن اس کے باوجود اہل حق اپنے
موقف سے پیچھے نہیں ہٹے، کیونکہ وہ جانتے
ہیں کہ ایک واللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے

حق کہنا ج

A woman wearing a light purple hijab and a young girl are sitting at a wooden table, looking at a laptop screen. The woman is pointing at the screen with her right hand. The girl is looking at the screen with a smile. There is a small potted plant on the table next to the laptop.

اپنے والدین کو وقت دینے کے لیے تیار نہیں، ان کی خدمت کرنے کے لیے تیار نہیں، بعض اوقات اپنے ہی ماں باپ کو بوجھ سمجھتے لگتے ہیں۔ ایسے انسان کا واقعات بھی سامنے آتے ہیں کہ اولاد اپنے والدین کو گھر سے نکال دیتی ہے، ان کے ساتھ بددیوباری کرتی ہے، تشدد کرتی ہے، بلکہ قتل بھی ممکن ہے۔ یہی عین گمراہی و دغا ہو رہے ہیں۔

یہ سب اس بات کی علامت ہے کہ ہمارا خیال اب اس قدر زور و شور سے جا رہا ہے کہ ایسے حالات میں اگر کوئی شخص نیک و امین ہو، صرف خیر خواہ ہو، آج کل کے معاشرے کی خرابیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر باوجود پرچی پرچی خاموش رہے تو نہیں سمجھتا۔ ہوں کہ اس کی خاموشی بھی جرم ہے۔

کیونکہ خاموشی بعض اوقات برائی کی تائید بن جاتی ہے، ہمارا کوئی لوگوں کو یابی سے نکالنا، انہیں نیک کی طرف بلانا، اچھے اخلاق کی دعوت دینا، آج کل ہٹکنا اور معاشرے کی اصلاح کی گنجائش اترنے ہے۔ ہم نے اپنی زندگی میں بھی اسے ایسے علماء کرام دیکھے ہیں جن کے بھائی یا بیٹے بے رحیم ہو کر ہمیں کٹتے تھے۔ ہم نے افریقہ کے ممالک کی کلاؤں میں بھی ایسے اولاد دینے جو اپنے بزرگوں کے راستے پر نہ چل سکتے تھے۔

کرام طہم الاسلام کی اپنے والدین کے دین پر قائم رہ سکیں۔ اسے معلوم ہو کہ

نرفضہ روز میرا پانا ساجھی
آیت، حدیث مبارک، اصلاحی مضمون یا
معاشرے کی بہتری کے لیے لکھا گیا یا کہ
معاشرے کے مفاسد کو دور کرنے کے لیے
لکھا گیا۔ اگرچہ یہ دونوں ہی اہم ہیں
لیکن اگرچہ معاشرے کے مفاسد دور کرنے
کے لیے لکھا گیا ہے تو اس کے بغیر
معاشرے کی بہتری کے لیے لکھا گیا
ہوگا۔



تحریر: ڈاکٹر طارق قادری

”تاہم ان کے لیے تقریبن گولے مل جائے۔“
 کہنے لگے: حضرت صاحب! آپ کے کالم
 کہتے ہیں اچھے بچے جو آپ کے معاشرے کو
 سدھارنے، لوگوں کی اصلاح کرنے اور
 بہتر بنانے کے لیے بہتر بنانے میں
 اٹھتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اچھا
 کام ہے۔

ہماری ہر بات پر عمل کرے۔ البتہ ہمارے
 قریبی دوست ہیں، ہمارے شاگرد ہیں،
 ہمارے ساتھ محبت کرنے والے ہیں، ان کو
 درود بھیجنے کریں گے، انہیں بھیجیں گے اور
 جہاں ضرورت ہوگی، وہاں بھیجیں گے۔

کرسکتے، نہ کسی کے دل میں ہدایت ڈال
 سکتے ہیں اور نہ ہی کسی کو مجبور کر سکتے ہیں کہ وہ



کام ہے، لیکن ایک بات ضرور عرض کرنا چاہئے۔ اگر اوقات آپ کے کاموں کو چاہئے اور ان کو گمراہی سے بچانے کی کوشش کرے۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج ہماری حالت یہ ہو چکی ہے کہ قرآن مجید پڑھنے کے لیے تیار نہیں، حدیث مبارکہ سننے کے لیے تیار نہیں، جمعہ کے صرف میں یا پچیس منٹ کے بیان کو بھی دراشت کرنے کے لیے تیار نہیں۔ لوگ خلیہ جمعہ شروع ہونے کے بعد سوجھ بوجھ پختہ کر کے صرف فرض نماز اور ذکر کے دایرے طے عامین۔ ہم

